السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مال زکوۃ سادات اوراہل بیت کواس مفلسی کی بناپر دے سکتے ہیں یااس کے کسی کام میں صرف کرسکتے ہیں؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

:سید پرزکوۃ ہمیشہ ہورہر زمانہ میں ہرحالت میں حرام ہے وہ زکوۃ کامصرف نہیں ہے اس لئےاس کی زکوۃ دینی یااس کے فائدہ اور نفع کےلیے اس کے کسی کام میں مال زکوۃ صرف کرناجائز نہیں۔آنحضرت ﷺارشاد فرماتے ہیں

ان الصدقة لاتنبغی لال محمدانماہی اوساخ الناس (مسلم) اورفرمایالایحل لکم اَہل البیت من الصدقات شئی انماہی غسالة الایدي واَن لکم فی خمس الخمس مایغنیکم (طبرانی) وکذافی کتب الحنیفة مثل رسائل الارکان وفتح القدیر والبحر الرائق

محدث

اگریہ تعلیم یافتہ تونا تندرست برسرروزگارلیکن کثیر العیال ہونے کی وجہ سے پریشان حال شخص بقدرنصاب سونے یاچاندی کے زیوروں کامالک ہے تواس کوزکوۃ لینی ناجائز ہےاوراگراوس کی ملکیت میں بقدرنصاب زیورات نہیں ہیں تووہ زکوۃ کامصرف ہےاورس کوزکوۃ لینااوراپنےاوپر بیوی بچوں کے اوپرخرچ کرناشرعاجائزہے۔مکتوب

صدقۃ فطر عشر زکوۃ کی رقم لڑکی کودینا جبکہ وہ صاحب نصاب ہوہرگزجائز نہیں ہے۔ہاں اس کاشوہر غریب ہوتوشوہر کودینے میں شرعاکوئی مضائقہ نہیں ہے۔زکوۃ وفطروعشر کی رقم مستحق کودینے میں ہرگزکوئی دنیاوی غرض اورمنفعت نہیں ہونی چاہیے۔مکتوب

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

**جلد نمبر 2۔کتاب الزکاۃ**

**صفحہ نمبر 66**

**محدث فتویٰ**